Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۵

خطبہ نمبر ۳۴

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹ — قیمت ۱۰/

جمعہ ۱۶ ذوالحجہ سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۲۹ تبوک ۱۳۲۹ھش ۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۲۳

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۲۸ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کھانسی سے افاقہ ہے مگر دانت نکلوانے کی وجہ سے طبیعت میں کمزوری ہے اور ضعف ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں ———— رتن باغ لاہور ۲۸ ستمبر۔ حضرت اماں جان اطال اللہ بقاءہا کے سر اور کمر میں درد ہے احباب حضرت اماں جان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حکومت متروکہ مکانات کی مرمت خود کرائے گی

لاہور ۲۸ ستمبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ متروکہ مکانات کی حفاظت و مرمت کے لئے حکومت خود اقدامات کر رہی ہے۔ اور بحالیاتی سنٹروں کے ساتھ ساتھ ہر وارڈ کے لئے علیحدہ علیحدہ مرمت کی ایجنسیاں قائم کرنے والی ہے۔ یہ ایجنسیاں قابل مرمت مکانوں کی تعمیر خود کرایا کریں گی۔ اس صورت میں الاٹیوں کو مکانوں کیلئے کرائے میں سے مرمت یا صفائی کی کوئی رعایت نہیں مل سکے گی۔ حکومت نے یہ اقدام یہ دیکھ کر کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ گذشتہ تین سال میں الاٹیوں نے مکانات کی تعمیر و مرمت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

کارپوریشن نے بھی اس سلسلے میں ایک قدم اٹھایا ہے اور انجنیروں کی ایک کمیٹی گذشتہ تین دن سے کام کر کے کئی ہزار مکانات کو گرانے کا فیصلہ دے چکی ہے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ کارپوریشن ان مالکان مکانات کو جائز کرائے، لینے پر آمادہ کرنے کے لئے بھی ایک کمیٹی بٹھا رہی ہے۔ کیونکہ لاہور کے مالکان نے کرائے خطرناک حد تک بڑھا رکھے ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

پاکستان کے آئین سے متعلقہ بنیادی حقوق اور بنیادی اصولوں کی کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہو گئیں

کراچی ۲۸ ستمبر۔ آج پاکستان کی دستور سازی کے سلسلے میں ایک اہم قدم اٹھایا گیا جب خان لیاقت نے درمیانی عرصے کی بنیادی اصولوں کی کمیٹی اور بنیادی حقوق کی کمیٹی کی رپورٹیں پیش کیں۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ضابطے کے طور پر قرارداد مقاصد کو بھی آئین میں شامل کر لیا جائے۔ پاکستان کے وفاق میں مرکز کی پوزیشن بہت مضبوط ہو۔ اس کے دو ایوان ہوں گے۔ ایک ایوان عام جس میں عوام کے نمائندے ہوں اور دوسرا ایوان نمائندگان جس میں ریاستوں اور صوبوں کے نمائندے ہوں گے۔ بالائی ایوان میں صوبائی نمائندگی مساوی ہو۔ کسی مسئلے پر اختلاف۔ بجٹ پر بحث۔ کسی خاص بل پر بحث یا کابینہ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک یا صدر مملکت کے انتخاب و علیحدگی کے متعلق دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے۔ صدر مملکت کو اس کی رو سے معاہدات کی توثیق اور جنگ وغیرہ کے اعلان کا اختیار ہوگا۔ کابینہ کے لئے ضروری ہوگا کہ اسے دونوں ایوانوں کا اعتماد حاصل ہو۔ صوبائی اور مرکزی مجلس قانون ساز کے اختلاف کی صورت میں مسئلہ وفاقی عدالت کے پیش ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے رو سے ہر صوبے میں ایک ایوان عام ہوگا۔ جس کے آگے وزراء مشترکہ طور پر جوابدہ ہوں گے۔ دوسری سفارشات کے مطابق مملکت پاکستان کی آئندہ زبان اردو ہوگی کوئی خطابات وغیرہ نہیں دئے جائیں گے۔ اور کوئی پاکستانی باشندہ کسی بادشاہ۔ شہزادے یا بیرونی مملکت سے کوئی خطاب نہ لے سکے گا ———— بنیادی حقوق کی کمیٹی کی رپورٹ میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کو بلا لحاظ مذہب، نسل۔ فرقہ۔ مرد ہو یا عورت اور بلا لحاظ مقام پیدائش یکساں شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ ضمیر کی کامل آزادی اور مذہب پر عمل پیرا ہونے اور اس کی تبلیغ کرنے کی اجازت ہوگی۔ قانون کے مطابق ہر شہری کو یکساں طور پر عزت۔ جان۔ مال اور آبرو کی حفاظت دی جائے گی۔ کسی کو غلام نہیں بنایا جائے گا۔ بیگار ممنوع ہوگی۔ چودہ سال سے کم عمر کے بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں ملازم نہیں رکھا جائے گا۔ چھوت چھات قانوناً ممنوع ہوگی۔

آج خان لیاقت نے ایک اور بل بھی پیش کیا جس کی رو سے گورنر جنرل کو یہ اختیار دیا جائیگا۔ کہ وہ کسی گورنر کو حکم دیں کہ وہ کسی صوبے سے متعلقہ قبائلی علاقے کو اس صوبے کے زیر نگیں لے آئے۔

سرحد اسمبلی میں مسئلہ کشمیر پر التواء

نتھیا گلی ۲۸ ستمبر۔ آج سرحد اسمبلی نے التواء کی ایک تحریک منظور کی جس میں مسٹر ڈکسن کی مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں ناکامی پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ ہزارہ کے خان جلال دین خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان دیدہ و دانستہ ایک معقول حل کی راہ میں روڑے اٹکا رہا ہے اور سلامتی کونسل اسے ایسا کرنے کی شہ دے رہی ہے اب پاکستان کا اقوام متحدہ سے کوئی امید رکھنا محض نادانی ہے لالہ کوڑو رام نے بھی تحریک کے حق میں تقریر کی۔ آخر میں وزیر اعظم سرحد خان قیوم نے ایوان کو یقین دلایا۔ کہ حکومت ہر خطرے سے اور صوبائی عوام اور قبائلی بھائیوں کے جذبات سے کلیتہً آگاہ ہے۔

لاہور ۲۸ ستمبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک اعلان میں اہل لاہور سے اپیل کی ہے کہ یکم اور ۱۰ اکتوبر کو سیلاب زدگان کی امداد کیلئے گرم کپڑے فراہم کرنے کی مہم شروع کی جا رہی ہے

میکلوڈ روڈ پر ایک مکان کی بے دخلی پر ہنگامہ آرائی!

پولیس چھ گھنٹے کی جدوجہد کے باوجود مکان خالی کرانے میں کامیاب نہ ہو سکی

لاہور ۲۸ ستمبر۔ آج صبح قلعہ گوجر سنگھ کے ایس۔ ایچ۔ او مسٹر محمد یوسف نے میکلوڈ روڈ پر پولیس کی مدد سے ناجائز قبضے کی بناء پر میکلوڈ روڈ پر ایک مکان خالی کرانا چاہا۔ اس پر اہل خانہ اور ان کے متعدد ساتھیوں نے مزاحمت کی۔ معاملہ بڑھ جانے پر پولیس نے ۹ افراد کو گرفتار کر لیا جن میں پریس فوٹوگرافر مسٹر عزیز بھی شامل تھے۔ گرفتاری کے بعد بھی مزاحمت بدستور جاری رہی۔ اور اس اثناء میں گھر والوں کے ساتھیوں نے حکومت کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر شروع کر دیں۔ اور مکان کے سامنے جو لب سڑک واقع تھا اچھا خاصا مجمع لگ گیا بعض مقررین نے اپنی تقاریر میں یہ ظاہر کیا۔ کہ بے دخلی ایم ایم احمد ایڈیشنل کمشنر آبادکاری کے حکم سے عمل میں لائی جا رہی ہے اور یہ کہ جس افسر کے لئے یہ مکان خالی کرایا جا رہا ہے وہ احمدی ہے۔ اس طرح ان لوگوں کو جو راہ چلتے کھڑے ہو گئے تھے، پتھر کھانے کی کوشش کی گئی۔ یہ ہنگامہ چار بجے سہ پہر تک جاری رہا۔ کہ اس اثناء میں متعلقہ حکام سے بات چیت کرنے کے بعد عوامی مسلم لیگ کے سکرٹری عبدالستار خاں نیازی آگئے اور انہوں نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس حکم سے ایم مظفر احمد ایڈیشنل کمشنر بحالیات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ یہ بے دخلی محکمہ بحالیات کے کسی دوسرے افسر کے حکم سے عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ایم مظفر احمد احمدی ہیں اور ان سے ہمارا عقائد میں زبردست اختلاف ہے۔ لیکن تاہم جو بات غلط ہو ہمیں اسے سچ ظاہر نہیں کرنا چاہیئے۔ دوسرے اب یہ معاملہ گورنر نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور سردست بے دخلی کا حکم واپس لے لیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں آخری فیصلے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ عبدالستار خان نیازی کی تقریر کے بعد مجمع منتشر ہونا شروع ہو گیا۔ سنجیدہ طبقے کو اس ہنگامے کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ کہ اسلام اسلام کے نعرے لگا کر حکومت کے احکام کی خلاف ورزی اور اسلام کے ساتھ تمسخر کیا جا رہا ہے اصل انکشاف پر بھی سمجھدار طبقے نے افسوس کا اظہار کیا کہ جس شخص کے لئے یہ مکان خالی کرایا جا رہا تھا۔ وہ قطعاً احمدی نہیں ہے۔ اور احمدیوں کو خواہ مخواہ مطعون کرنے کا بہانہ محض مکان خالی نہ کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔

چار بجے سہ پہر کے بعد زیر حراست افراد کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا (دستاف رپورٹر)

میری فروری والی تجاویز مانئے

کراچی ۲۸ ستمبر۔ پاکستان و ہندوستان میں جنگ نہ ہونے کے متعلق ۱۵ دن ہوئے۔ پنڈت نہرو نے خان لیاقت کے نام جو مراسلہ بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں خان لیاقت نے اس بات پر زور دیا ہے کہ آپ میری فروری والی ٹھوس تجاویز کو مان لیجئے!

ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے محض "خدا" "یا "اللہ" کہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتے وقت "اللہ تعالیٰ" "یا خدا تعالیٰ" کہا کریں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض الٰہی صفات اور عظمت کو قائم کرنا ہے اس لئے زبان پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتے وقت اس کی بلندی شان کا اظہار ہونا چاہیئے۔

مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ رتن باغ میں میرے عرض کرنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ ادب کے لحاظ سے تو خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہیئے۔

سراج الدین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۹ ستمبر ۱۹۵۰ء

مسلم لیگ کے اختلافات اور دوسری جماعتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفی عبدالحمید خان صدر صوبہ مسلم لیگ نے اپنے سہ ہفتہ دورے کے بعد جو تاثرات بیان فرمائے ہیں ان میں فرمایا ہے کہ

"صوبہ میں آمدہ انتخابات کے سلسلہ میں نہایت وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مسلم لیگ بھاری اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیگی . . . مسلم لیگ نے لوگوں کے دل و دماغ پر پورا گھر کیا ہوا ہے اور اگر مسلم لیگ نے جیسا کہ یقین واثق ہے عوام کی خواہشات کے مطابق کوئی واضح اور تعمیری پروگرام پیش کیا۔ تو اس کا مستقبل نہایت محفوظ اور روشن ہے مسلم لیگ کو باقی تمام جماعتوں سے فوقیت حاصل ہے۔"

ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ مسلم لیگ کے ہمہ گیر اصول اور پاکستان حاصل کرنے میں جو عظیم الشان کارنامہ اس نے کر کے دکھایا ہے واقعی دو ایسی چیزیں ہیں کہ عوام کے دل و دماغ پر مسلم لیگ کا پورا گھر ہونا چاہیئے۔ ہم اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ صدر صوبہ لیگ نے فرمایا ہے کہ آج بھی عوام کے دل و دماغ پر واقعی مسلم لیگ کا بڑا اثر موجود ہے۔ لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ مسلم لیگ کی ان دو نمایاں خصوصیتوں کے باوجود اور باوجود اس کے کہ عوام کے دل و دماغ پر مسلم لیگ کا اب بھی اثر موجود ہے۔ مسلم لیگ کے زعماء اور پاکستان کے بہی خواہوں کو ملک کے موجودہ حالات سے آنکھیں بند رکھ کر محض حسن ظن پر نہیں پڑا رہنا چاہیئے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس وقت مسلم لیگ ایسی صحیح جماعت کو دونوں اندرونی اور بیرونی خطرے لگے ہوئے ہیں۔ اندرونی خطرہ تو زعمائے لیگ کی آپس میں محض ذاتیات کی بناء پر چپقلش ہے۔ کسی جماعت کے زعما کا باہمی اختلاف رائے تو ایک فطری چیز ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا اختلاف رائے جو اصولی ہو جماعت کے لئے بجائے نقصان دہ ہونے کے مفید ہوتا ہے۔ ایسے اختلاف رائے کے متعلق ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف ایک رحمت ہے۔ یقیناً آپ کا یہ ارشاد اصولی اختلاف کے متعلق ہے۔ جو نیک نیتی سے کیا جاتا ہے۔ جس سے اختلاف اپنے والوں کی غرض اور مدعا ساری قوم کا بھلا ہوتا ہے ایک انسان کا ذہن محدود ہونے کی وجہ سے مسئلہ کے ہر پہلو پر روشنی پڑ جانے کا بڑا امکان ہوتا ہے اور آخر میں ایک صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے جو ماحول کے لحاظ سے بہترین ہوتی ہے۔ اس لئے نیک نیتی کی بناء پر اصولی اختلاف واقعی قوم کے لئے رحمت ہوتا ہے۔ مگر جب اختلاف تو ہو ذاتیات کی بناء پر اس بناء پر کہ ہر ایک محض اس لئے اپنا کوئی اصول اختلاف گھڑے کہ اس طرح وہ اپنی ذات کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ تو ایسا اختلاف خواہ بظاہر کتنا ہی اصولی ظاہر کیا جائے یقیناً قوم کے لئے لعنت ہوتا ہے رحمت نہیں ہوتا۔

آخر الذکر قسم کا اختلاف اتنا بودا ہوتا ہے کہ اس کا کھوکھلا پن خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے۔ لہذا ہم اس حقیقت سے آنکھیں بند نہیں کر سکتے کہ اس وقت مسلم لیگ کے زعماء کے درمیان خواہ صوبائی ہوں یا مرکزی اگر کوئی اختلاف ہے تو وہ ذاتیات کی بناء پر ہے نہ کہ مختلف اصولوں کی بناء پر۔ ہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر فریق کوشش یہی کر رہا ہے۔ کہ وہ اپنے اختلاف کو اصولی اختلاف کی شکل دے سکے۔ مگر جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ اخبارات کے مطالعہ اور خود مسلم لیگ کے مختلف زعمائ کے اظہار خیالات سے ایک بچہ پر بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ اختلاف ذاتیات کی بناء پر ہے نہ کہ اصول کی بناء پر۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ باہم لڑنے والے زعماء نعوذ باللہ پاکستان کے بدخواہ ہیں یا ملک وقوم کے دشمن ہیں ہمیں یقین ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ ان کی گزشتہ تاریخ بتلاتی ہے کہ جب تمام قوم پر وقت آ پڑا تھا۔ تو انہوں نے کندھے سے کندھا جوڑ کر ایک ہی مقصد کے لئے متحدہ و مشترکہ قربانیاں کی تھیں۔ اور سب نے ایک ہی محاذ پر جمع ہو کر ملک وقوم کے مفاد کے لئے اپنا پورا پورا زور لگا دیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ملک وقوم کا دشمن نہیں ہے۔ مگر آج ہم یہ کہنے کی ضرور جرأت کریں گے کہ ڈر ہے کہ کہیں وہ فریب سلامتی میں آ کر نہایت نادانی سے ممکن ہے کہ اپنی مرضی کے خلاف ملک وقوم کے لئے نقصان رسانی کا ذریعہ نہ بن کر رہیں۔ جو اگرچہ وہ چاہتے تو نہیں لیکن اگر جذبۂ ذاتیات ان پر اسی طرح حاوی رہا تو نقصان ضرور ہے۔ بے شک مسلم لیگ کو یہ پہلا اور بنیادی خطرہ ہے۔ اگر جلد ہی یہ خطرہ رفع نہ ہوا تو یقیناً ملک وقوم کو وہ نقصان پہونچ جانے کا احتمال ہے جو کسی جماعت کے شجر کو گھن لگ جانے سے تکوینی قانون کے مطابق ضرور لاحق ہوتا ہے۔ اور پھر اس بیرونی خطرہ سے مل کر جو ہر جماعت کو لگا رہتا ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم خطرہ بن جائے گا کہ جس کا پھر کوئی تدارک نہیں ہو سکے گا۔

بے شک ملک میں اس وقت کوئی ایسی جماعت نہیں ہے۔ جو کیا بلحاظ اصولوں کی ہمہ گیری اور کیا بلحاظ تاریخی وقار کے مسلم لیگ کے مونہہ آ سکے۔ صدر صوبہ مسلم لیگ نے جو اس بارے میں وثوق ظاہر کیا ہے بالکل درست ہے۔ مگر دشمن کو تھوڑا جاننا بھی پرلے درجہ کی عاقبت نااندیشی ہے۔ تاریخ عالم ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ ایسے غلط وثوق نے بڑی بڑی قوموں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اور انہی کے ہاتھوں سے جن کو وہ پہلے بے حقیقت سمجھتی تھیں۔ ہم نہیں خیال کر سکتے کہ زعمائے مسلم لیگ مخالف عناصر سے لاعلم ہیں۔ اس وقت ملک میں کئی ایک جماعتیں ہیں جو عوام کو بہکانے کے لئے اور مسلم لیگ کو تہس نہس کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔

یہ مختلف جماعتیں اخبارات اور تقاریر کے ذریعہ مسلم لیگ کے متعلق عوام میں سخت بد دلی پھیلا رہی ہیں۔ ان کا پروپیگنڈا روز بروز تیز ہو رہا ہے۔ یہ تمام جماعتیں اگرچہ مختلف زاویہ نگاہ رکھتی ہیں مگر جیسا کہ قاعدہ ہے یہ مسلم لیگ دشمنی میں متحد و مشترک ہیں۔ مسلم لیگ کے برسر اقتدار افراد کے خلاف ہر قسم کے بہتان تراشے جا رہے ہیں۔ اور ان کی ذرا سی چوک کو پہاڑ بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اور ان کا ذکر اس طرح کیا جاتا ہے کہ گویا وہ معمولی انسانیت سے بھی بالکل عاری ہیں۔ وہ ایسے انسان ہیں جن کی کوئی خوبی اصلاً ہے ہی نہیں۔

کمیونسٹوں مجلس احرار اور مودودی صاحب کی جماعت کا تو ذکر ہی جانے دیجئے۔ یہ جماعتیں پاکستان بننے سے پہلے بھی اس کی دشمن تھیں اور اس کے بننے کے بعد بھی اس کی تخریب میں ہمہ تن لگی ہوئی ہیں۔ ان کی زبان سے نہ تو کبھی پہلے مسلم لیگ کے حق میں کلمہ خیر نکلا تھا۔ اور نہ اب ہی نکل سکتا ہے۔ لیکن ان کی خطرناکی اس وجہ سے زیادہ ہے کہ یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل سکتی ہیں۔ تقسیم سے پہلے تو یہ کھلم کھلا مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہونچاتی تھیں۔ مگر اب خاصکر دونوں آخر الذکر بظاہر پاکستان کی خیرخواہ بن کر ایسا کر رہی ہیں۔ احراریوں سے بھی زیادہ مودودی صاحب کی جماعت خطرناک ہے۔ کیونکہ اس جماعت نے تقدس کا لبادہ ذرا زیادہ شوخ اور صالحیت کا عمامہ ذرا زیادہ اونچا سجایا ہے۔ اور سادہ دل مسلمانوں کو [illegible] دینا آزمودہ اور مجرب نسخہ ہے۔ خیر ہم کو اس وقت صرف عوامی مسلم لیگ کے متعلق کچھ کہنا ہے۔

عوامی مسلم لیگ میں ایسے افراد شامل ہیں۔ جن میں سے اکثر کے متعلق ہمارا حسن ظن ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ پاکستان کے دشمن نہیں اگرچہ وہ نادانی سے اپنے ملک وقوم کو نقصان پہونچا سکتے ہیں۔ ان کا معاملہ دراصل پاکستان کے اندرونی معاملہ سے ملتا جلتا ہے۔ اور ہم ان سے وہی امید رکھتے ہیں جو ہم لیگ کے ان زعماء سے رکھتے ہیں۔ جو مسلم لیگ میں ابھی تک شامل ہیں۔ مگر محض ذاتیات کی بناء پر باہمی چپقلش میں مصروف ہیں۔ اور وہ بات یہ ہے کہ مسلم لیگ ہی ایک ایسی با اصولی جماعت ہے جس کے اصول ہمہ گیر ہیں۔ یہی ایک جماعت ہے جو احراریوں اور مودودی صاحب کی فرقہ پرستانہ جماعت کو پہلے بھی شکست دے چکی ہے۔ اور آئندہ بھی شکست دے گی۔ لیکن اگر عوامی جماعت بھی پاکستان کے دشمن جماعتوں کے ساتھ ملکر مسلم لیگ کے مٹانے کے درپے رہے گی۔ تو واقعی مسلم لیگ کی ہستی کو اتنا ہی خطرہ لاحق ہوگا۔ جتنا کہ مسلم لیگ کے موجودہ ارکان کی باہمی آویزش سے لاحق ہو رہا ہے۔ اور ڈر ہے کہ دشمن پاکستان جماعتیں جن کو آج صدر صوبہ لیگ حقیر سمجھتے ہیں اپنے شنیع مقصد میں کامیاب نہ ہو جائیں۔

ہم عوامی لیگ کے ان ارکان سے جو واقعی پاکستان کے خیرخواہ ہیں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس نازک وقت میں ذاتیات کا خیال دل سے نکال دیں۔ اور مسلم لیگ کو پہلے کی طرح مضبوط بنائیں۔ یہی بات ہم زیادہ زور کے ساتھ مسلم لیگ کے ان زعما سے عرض کرتے ہیں جو ذاتیات کی بناء پر مسلم لیگ میں انتشار پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

خطبہ جمعہ ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان تغیرات کے رونما ہونے کا وقت آچکا ہے جو احمدیت کو دنیا میں قائم کردیں گے

یہ تمہاری خوش قسمتی ہوگی اگر تم تحریکِ جدید میں حصہ لیکر آنے والی کامیابی کو قریب کردو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء — بمقام کراچی

مرتبہ :۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

میرے انگوٹھے اور انگلیوں کے درد میں تو بہت کمی ہے۔ اور اسی لئے میں کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنے لگا ہوں۔ لیکن ایک لمبے عرصہ تک کھڑے ہونے کی عادت نہ رہنے کی وجہ سے صرف ایک دومنٹ کھڑا ہونے سے بھی میرے پاؤں کے تلووں میں درد شروع ہوگیا ہے جیسے انسان جب لمبی دیر تک بیمار رہتا ہے تو دوبارہ چلتے پھرتے وقت شروع میں وہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔

میں آج جماعت کے دوستوں کو ان کے اس ضروری فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے تبلیغ کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کریں۔ وہ وقت قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ جب دنیوی نقطۂ نگاہ سے یا تو احمدیت کو اپنی فوقیت ثابت کرنی ہوگی۔ اور یا اس جدوجہد میں فنا ہونا پڑے گا۔ اور دینی نقطۂ نگاہ سے اور

روحانی نقطۂ نگاہ

سے خدا تعالےٰ کی طرف سے ان تغیرات کے رونما ہونے کا وقت آچکا ہے اور آرہا ہے جو کہ احمدیت کو ایک لمبے عرصہ تک کے لئے دنیا میں قائم کردیں گے۔ اور اس کا غلبہ اس کے دوستوں اور اس کے مخالفوں سے منوا لیں گے۔ مگر ان تمام تغیرات کے لئے انسان کی قربانیاں اور انسان کی جدوجہد نہایت ضروری ہوتی ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت نے قربانی کا ابھی وہ نمونہ پیش نہیں کیا۔ جس نمونہ کے پیش کرنے کے بعد قوم اپنی انتہائی جدوجہد کا مظاہرہ کردیتی ہے۔ پچھلے دو تین سال سے تحریک جدید کے وعدوں میں سستی ہو رہی ہے۔ اور اس کے ایفاء میں تو نہایت ہی خطرناک غفلت برتی جا رہی ہے یہ غفلت اس حد تک پہونچ چکی ہے کہ اب ہم مجبور ہیں کہ یا تو اپنے نصف کے قریب مشن باہر کے بند کردیں۔ اور یا پھر نصف کے قریب جماعت کے افراد کو اپنی جماعت میں سے نکال دیں۔ کیونکہ وہ وعدہ پورا نہیں کر رہے۔ ان دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار رکھنے بغیر ہمارا گزارہ نہیں چل سکتا۔ مثلاً اسی

سولھویں سال کے وعدے

قریباً دو لاکھ اسی ہزار کے تھے۔ اعلان دسمبر کے قریب ہوتا ہے۔ دسمبر سے اگست تک نو مہینے ہوئے۔ اور اب ستمبر کا مہینہ بھی نصف گزر چکا ہے۔ گویا بارہ میں سے ساڑھے نو مہینے گزر چکے ہیں۔ اور سال کے پورا ہونے میں صرف اڑہائی مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ لیکن جماعت کی غفلت کی یہ حالت ہے کہ دو لاکھ اسی ہزار کے وعدوں میں سے صرف ایک لاکھ بیس ہزار وصول ہوا ہے۔ گویا ساڑھے نو مہینہ میں چالیس فیصدی رقم وصول ہوئی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک سال کا چندہ اڑھائی سال میں جاکر وصول ہو۔ ادھر یہ حالت ہے کہ بیرونی جماعتیں اور بیرونی ممالک اصرار کے ساتھ نئے مبلغ مانگ رہے ہیں اور لوگوں میں سلسلہ کی طرف اس قسم کی توجہ پیدا ہو رہی ہے کہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالےٰ جلد ہی اس آواز کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بلند ہوئی ہے پوری قوت کے ساتھ دوسرے ممالک میں پھیلانے والا ہے۔

سال بھر سے

امریکہ کی طرف سے مطالبہ

ہے کہ امریکہ جو ہندوستان سے رقبہ میں بہت بڑا ہے اس میں اور مبلغ بھجوائے جائیں۔ اس کے صرف جنوب مشرق میں کچھ مشن ہیں۔ لیکن شمال مغرب۔ وسطِ امریکہ جنوب مغرب اور شمال مشرق کے علاقے بالکل خالی ہیں اور وہاں کے لوگوں میں جن کے پاس ہمارا لٹریچر پہونچتا ہے یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ جماعت کے مشن ہمارے ملکوں میں بھی کھولے جائیں لیکن جبکہ ہم ان مبلغوں کو بھی خرچ نہ بھجوا سکیں جو اس وقت باہر کام کر رہے ہیں۔ تو یہ ظاہر بات ہے کہ ہم

نئے مشن

نہیں کھول سکتے۔ بلکہ چالیس فیصدی چندہ کی وصولی کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں اپنے ساٹھ فی صدی مشن بند کردینے چاہئیں۔ یعنی بجائے اس کے کہ امریکہ میں ہم پانچ سات اور مشن کھول دیں جیسا کہ ان کا اصرار ہے کہ مرکز کو چھ سات نئے مشن اس ملک میں فوری طور پر کھول دینے چاہئیں۔ ہمیں چاہیئے کہ امریکہ کے چار مشنوں میں سے کم سے کم دو بند کردیں۔

یورپین ممالک

میں اس وقت ہمارے سات مشن کام کر رہے ہیں یعنی ہالینڈ میں ایک۔ انگلینڈ میں دو۔ جرمنی میں ایک۔ سوئٹزرلینڈ میں ایک۔ فرانس میں ایک سپین میں ایک۔ اب بجائے اس کے کہ یہ وسیع ممالک جو چالیس چالیس۔ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ بلکہ اسی۸۰ اسی۸۰ ہزار مربع میل کے علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں ہم آہستہ آہستہ ایک ایک کی بجائے دو دو یا تین تین مشن کھول دیں۔ ہمیں چاہیئے کہ سارے یورپ کے سات مشنوں میں سے چار کو بند کردیں۔

ہمارے ایسٹ اور ویسٹ افریقہ میں اس وقت ساٹھ ستر مشن ہیں۔ لیکن چندہ کی موجودہ حالت ایسی ہے کہ بجائے اس کے کہ ان ممالک میں ہم اپنے کام کی رفتار کو تیز کریں۔ جیسا کہ ایسٹ اور ویسٹ افریقہ کے قدیمی باشندوں میں احمدیت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت زیادہ مقبول ہو رہی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ہم اپنے ساٹھ ستر مشنوں کو ڈیڑھ سو بنا دیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ان میں سے چالیس پینتالیس مشن بند کردیں۔ پھر اس وقت ہمارے دو بیرونجات کے مبلغ اپنی زندگی وقف کرکے آئے ہوئے ہیں۔ اور سات آٹھ امریکن دوستوں کی ان کے علاوہ درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ کہ ہمارے آدمی بھی دینی تعلیم کے حصول کے لئے وہاں آنا چاہتے ہیں۔ اب بجائے اس کے کہ اس تعداد کو بڑھا کر ہم

آٹھ دس ملکوں کے نمائندوں

کو بلائیں، ہمیں چاہیئے کہ آئندہ یہ سلسلہ بالکل بند کردیں۔ گویا وہی ایک چیز جس کے متعلق دشمن بھی اقرار کرتا ہے۔ کہ اس میں وہ جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ہم اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیں۔ جہاں ہماری دینداری کا سوال آتا ہے۔ دشمن اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے تم کہتے ہو احمدی نیک ہوتے ہیں میرے ہمسایہ میں تو فلاں احمدی رہتا ہے جو جھوٹ بولتا ہے فلاں احمدی رشوت لیتا ہے یا فلاں احمدی ظلم کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اور ہزاروں قسم کے اعتراض کرنے لگ جاتا ہے۔ ہماری جماعت کی ملکی خدمات پر بھی اس کو بہت کچھ اعتراض ہوتے ہیں۔ چاہے ہماری خدمات کتنی ہی بے غرضانہ ہوں۔ دشمن ہم پر اعتراض کرنے سے نہیں رکتا۔ مثلاً وہ یہی کہہ دے گا کہ یہ لوگ پاکستان کے مخالف اور غدار ہیں مگر جس چیز پر آ کر ایک شدید ترین دشمن بھی چپ کر جاتا ہے وہ بیرونی ممالک کی تبلیغ ہے اس مقام پر شدید ترین عناد رکھنے والوں کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جماعت احمدیہ بہت بڑا کام کر رہی ہے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے فوجیوں کی ایک دعوت چائے کے موقع پر گفتگو شروع ہوئی تو ایک شخص نے نامناسب اعتراض کرنے شروع کر دیئے مگر بات کرتے ہوئے جب بیرونی ممالک کی تبلیغ کا ذکر آیا تو وہ کہنے لگا کہ اس میں تو کوئی شبہ ہی نہیں کہ تبلیغ آپ لوگ ہی کر رہے ہیں گویا ایک ہی چیز جو

جماعت کی عزت

اور اس کے وقار کو قائم رکھے ہوئے ہے آپ لوگوں کی سستی اور غفلت کی وجہ سے یا تو اسے بند کرنا پڑیگا اور یا پھر فیصلہ کرنا پڑے گا کہ جماعت کے اہم کاموں میں بھی جو لوگ دلچسپی نہیں رکھتے ان کو الگ کر دیا جائے کیونکہ ایک طرف یہ دعویٰ کرنا کہ جماعت بڑھ رہی ہے اور دوسری طرف یہ کہنا کہ ہم اپنے کچھ مشنوں کو بند کر رہے ہیں اسکے معنے یہ ہیں کہ ہم بے ایمان ہو رہے ہیں لیکن اگر ہم دشمن کو کہیں کہ ہم نے اپنی آدھی جماعت نکال دی ہے تو وہ مشنوں کے کم ہونے پر اعتراض نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کہیگا کہ جب آپ کی جماعت کم ہو گئی ہے۔ تو مشن بھی لازماً کم ہونے تھے لیکن ایک طرف یہ کہنا کہ جماعت بڑھ رہی ہے اور دوسری طرف یہ کہنا کہ کام گھٹ رہا ہے اسے برداشت نہیں کیا جا سکتا پس میں جماعت کو ایکدفعہ پھر اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھے مجھے معلوم نہیں کہ جماعت کراچی کس حد تک تحریک جدید کے وعدوں کو پورا کر رہی ہے۔ جہانتک نئے نوجوانوں کا تعلق ہے میں دیکھتا ہوں کہ ان کی حالت بہت زیادہ افسوسناک ہے پچھلے سال کے وعدے ایک لاکھ بیس ہزار کے تھے مگر اس میں سے

صرف ۳ لم فی صدی

وصولی ہوئی ہے حالانکہ نوجوانوں میں اخلاص اور قربانی کی روح پہلوں سے زیادہ ہونی چاہیئے کبھی کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے نوجوان پہلوں سے زیادہ قربانی کرنے والے نہ ہوں پس ایک طرف تو میں آپ لوگوں کو جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں اور اتفاق کی بات ہے کہ مجھے

پہلے یہیں اسباب کے کہنے کا موقع ملا توجہ دلاتا ہوں کہ اگر تحریک جدید کے وعدوں کے بارہ میں آپ کے اندر غفلت پائی جاتی ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کریں ورنہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ان دو کے علاوہ تیسرا علاج کوئی نہیں مجھے کیمیا گری نہیں آتی کہ آپ چندے نہ دیں اور میں

کیمیا گری سے

اس کمی کو پورا کر لیا کروں روپیہ بہرحال جیسے آدم سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک اللہ تعالیٰ کی سنت چلی آئی ہے جماعت کو ہی مہیا کرنا پڑے گا اور جماعت کے دوستوں کو ہی یہ بوجھ برداشت کرنا پڑے گا نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیمیا گری کر کے روپیہ بنایا نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایسا کیا نہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ایسا کیا اور نہ کسی اور نبی نے ایسا کیا میں بھی ان کی سنت اور طریق پر کیمیا گری سے یہ روپیہ پیدا نہیں کر سکتا بہرحال جماعت کو ہی یہ چندہ دینا پڑے گا اور ان کے ایمان کی آزمائش کے بعد ہی یہ کام چل سکیگا اگر جماعت کے ایک حصہ کو جو وعدہ تو کرتا ہے مگر اس کے ایفا کی طرف توجہ نہیں کرتا ہمیں الگ کرنا پڑے تو ہم اسکے نکالنے میں ذرا بھر بھی پرواہ نہیں کرینگے بلکہ میرے نزدیک تو آدھی یا ۳/۴ جماعت بھی اگر الگ کر دی جائے تو ہمیں اسکے الگ کرنے میں کوئی گھبراہٹ نہیں ہو سکتی۔ میں نے ایک وسیع تجربہ کے بعد اور کلام الٰہی کا عمیق مطالعہ کرنے کے بعد اس حقیقت کو پا لیا ہے کہ خدائی سلسلوں میں افراد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی صرف اخلاص کی قیمت ہوتی ہے اگر جماعت کا کچھ حصہ کٹ جائے یا کاٹنا پڑے تو اس سے جماعت کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا بلکہ پھر بھی وہ آگے ہی

اپنا قدم بڑھائے گی

مگر یہ بھی ایک وسیع مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آدمیوں سے ہی کام لیتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر سو میں سے پچاس آدمی رہ جائیں تو خدائی جماعت کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ مگر اسمیں بھی کوئی شبہ نہیں کہ کامیابی اور فتح کے لئے یہ ضروری ہے کہ پچاس کو سو بنایا جائے سو کو ہزار بنایا جائے ہزار کو لاکھ بنایا جائے اور لاکھ کو کروڑ بنایا جائے آدمیوں پر خدائی سلسلوں کا انحصار نہیں ہوتا۔ مگر فتح کے لئے آدمیوں کی اکثریت ضروری ہوتی ہے اور اکثریت پیدا کرنے سے غافل رہنا نادانی اور جہالت کا کام ہے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کہا کہ مجھے آدمیوں کی ضرورت نہیں اگر میں کہتا ہوں کہ مجھے آدمیوں کی ضرورت نہیں تو اس کے یہ معنے نہیں کہ ہمیں آدمی بڑھانے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے صرف اتنے معنے ہیں کہ جماعت کا قیام اور اس کی ترقی آدمیوں پر منحصر نہیں اگر کسی وقت کمزور عنصر کو الگ کر دیا جاتا ہے

تو جماعت کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ ورنہ کوشش ہم بھی یہی کرتے ہیں کہ ہم سو سے ہزار بنیں اور ہزار سے دس ہزار بنیں کیونکہ

اللہ تعالیٰ کی سنّت

یہی ہے کہ وہ اکثریت بنا کر اپنے سلسلہ کو غلبہ دیا کرتا ہے یہ صرف جبری طاقتوں کا طریق ہوتا ہے کہ وہ اقلیت میں ہوتے ہوئے اکثریت پر حکومت کرنے لگ جاتی ہیں۔ جیسے بالشوزم ہے یا فیسی ازم ہے یا نازیزم ہے ان کو جب اتنی طاقت حاصل ہو گئی کہ زیادہ لوگوں کو دبا سکیں تو انہوں نے دبا لیا لیکن اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ اسی وقت اجازت دیتا ہے جب مومنوں کی اکثریت ہو اقلیت کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ زبردستی حکومت پر قبضہ کرے اس قسم کا خیال قطعاً غیر اسلامی ہے جس کی اسلام تائید نہیں کرتا۔

اب یہ جو تعداد بڑھانے کا سوال ہے یہ تبلیغ سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہمارے بیرونی مشنوں کی یہ حالت ہے کہ ہم انہیں باقاعدہ خرچ بھی نہیں دے سکتے۔ ابھی دو تین تاریں مجھے ربوہ سے آچکی ہیں کہ وہ ریزرو فنڈ جو قرآن کریم کی اشاعت کے لئے قائم ہے اس میں سے خرچ کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں نے انہیں جواب دے دیا ہے کہ مشن بے شک بند کر دیں کیونکہ اس کی جماعت پر ذمہ داری ہے مگر میں یہ اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ ریزرو فنڈ جو قرآن کریم کے لئے محفوظ ہے اسے خرچ کر دیا جائے۔ باقی

اس ملک کی تبلیغ

ہے دینی نقطۂ نگاہ سے تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ نئے لوگ داخل ہوں گے تو ہماری مدد کرینگے لیکن دنیوی نقطۂ نگاہ سے انسان خیال کر سکتا ہے کہ جماعت بڑھے گی تو بوجھ اٹھانے والے بھی پیدا ہو جائیں گے مگر میں دیکھتا ہوں کہ تبلیغ کی طرف بھی بہت کم توجہ ہے۔ یہاں میں آیا ہوں تو میں نے بعض میں تبلیغ کا جوش بھی دیکھا ہے اور ان کے اندر یہ خواہش بھی محسوس کی ہے کہ وہ غیر لوگوں کو میرے پاس لائیں۔ اور انہیں احمدیت سے روشناس کریں مگر مجھ پر اثر یہ ہے کہ جیسے کوئٹہ کی جماعت میں تبلیغ کا جوش تھا اور جس طرح وہ لوگوں کو میری ملاقات کے لئے بار بار لاتے تھے اتنا جوش یہاں کی جماعت میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ جب کسی جماعت کو چن لیتا ہے تو اسے دین کی خدمت کی بھی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ ہمیں کوئٹہ کا کوئی خیال تک نہیں تھا مگر چونکہ میری صحت خراب رہتی ہے۔ اور

گرمیوں میں مجھے کسی سرد مقام پر ضرور جانا پڑتا ہے پاکستان میں آنے کے بعد جب ہمیں کوئی اور جگہ نظر نہ آئی تو ہم کوئٹہ چلے گئے۔ لیکن وہ ہمارا جانا درحقیقت

خدائی منشاء

کے مطابق تھا کیونکہ قادیان سے نکلنے کے بعد ایسی حالت تھی جیسے ایک درخت کی جڑ اکھیڑ دی جاتی ہے اور اس کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔ لیکن کوئٹہ جاتے ہی ہم کو یوں معلوم ہوا۔ جیسے خدا نے ہم کو ایک دوسرا وطن دے دیا ہے وہاں کی جماعت نے جس اخلاص اور محبت کے ساتھ ہمارے ساتھ معاملہ کیا وہ ایسا تھا کہ ہمارے اندر قدرتی طور پر جو بے وطنی کا احساس پایا جاتا تھا وہ ان کے ملنے کے بعد جاتا رہا میں وہاں تین تین مہینے کے قریب رہا ہوں بعض لوگ ایسے تھے جنہوں نے تین تین مہینے اس میں صرف کر دیئے کہ وہ متواتر لوگوں سے مل رہے ہیں انہیں تبلیغ کر رہے ہیں اور پھر مجھ سے بھی ملوا رہے ہیں۔ جہاں تک کھانے پینے کا سوال ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ لوگوں نے جو مہمانی کی ہے وہ ان سے زیادہ ہے۔ وہ صرف تین دن کی مہمانی کیا کرتے تھے اور آپ نے ہمارے تمام عرصۂ قیام کی مہمانی کا بوجھ اٹھایا ہوا ہے مگر انسان کہیں کھانے پینے کے لئے نہیں جاتا بلکہ کسی کام کے لئے جاتا ہے محض کھانے کو دیکھتے ہوئے تو یہ شکل کوئٹہ سے یقیناً اچھی نظر آئیگی مگر سوال یہ ہے کہ ان کی قربانی کے مقابلہ میں یہاں کے دوستوں کی قربانی کا کیا حال ہے۔ ان کی قربانی ایسی اعلےٰ پایہ کی تھی کہ اسے

دیکھ کر حیرت آتی تھی

میں وہاں دو مہینے بیمار پڑا رہا اور جماعت سے ملنے کا

دفتر دوم۔ اور۔ خدام الاحمدیہ

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام (دفتر دوم کے وعدوں کے حصول کا کام اور جملہ وعدوں کی وصولی کا کام) کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور کوشش کریں گے کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"

(ارشاد حضرت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے بہت ہی کم موقع میسر آیا۔ مگر وہ لوگ اسی اخلاص کے ساتھ ہمارے دروازے پر آکر بیٹھے رہتے تھے اور ان کو یہ احساس کبھی نہیں ہوتا تھا کہ ہمیں

....

...... ہمیں ملنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اس نے بتا دیا کہ ان کا تعلق محض محبت کا تھا۔ ورنہ بیسیوں لوگ ایسے ہوتے ہیں جو یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ جب نہ ملاقات کا کوئی موقع ملتا ہے نہ نماز پڑھانے کے لئے وہ باہر آتے ہیں۔ نہ مجلس میں آکر بیٹھتے ہیں تو پھر ہمارے جانے کا کیا فائدہ؟ مگر کوئٹہ کی جماعت کے دوست باقاعدہ آتے رہے۔ انہیں کبھی ملنے کا موقعہ نہ ملتا تھا بلکہ شکل دیکھنے کا بھی موقعہ نہیں ملتا تھا۔ مگر وہ سمجھتے تھے کہ ہمارا فرض ہے کہ جائیں اور انہوں نے ذرا بھی یہ بات ظاہر نہیں ہونے دی کہ میرے بیمار ہونے یا نہ ملنے سے ان کی کوئی دلشکنی ہوئی ہے یا ان کے احساسات کو صدمہ ہوا ہے۔ بلکہ وہ

اور بھی زیادہ اخلاص

میں نمایاں نظر آتے تھے بڑی چیز جو ان میں پائی جاتی تھی وہ یہ تھی کہ ہر شخص کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ وہ اپنے ساتھ ایسے آدمی لائے جو احمدیت کے متعلق مجھ سے مختلف سوالات کریں اور یہ جذبہ ان میں ہمیشہ قائم رہا۔ ممکن ہے کراچی کی جماعت اگر اس رنگ میں کوشش نہیں کر سکی تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ ہم مالیر میں ٹھہرے ہوئے ہیں جو یہاں سے پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اگر ہم قریب ہوتے تو ممکن ہے یہ نقص واقعہ نہ ہوتا۔ بہرحال یہاں کی جماعت نے بھی اس رنگ میں تبلیغ کے مواقع پیدا کرنے کی ضرور کوشش کی ہے کہ انہوں نے کئی دعوتیں کیں۔ جن میں شہر کے معززین آئے اور احمدیت کے متعلق انہوں نے معلومات حاصل کئے۔ مگر دعوتوں کی کثرت بعض دفعہ وہی حالت پیدا کر دیا کرتی ہے جو اس مرغی کا حال ہوا جو روزانہ سونے کا ایک انڈہ دیا کرتی تھی اور جسے اس کی مالکہ نے زیادہ کھلانا شروع کر دیا تا کہ وہ روزانہ دو انڈے دیا کرے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مرغی مر گئی۔ بیمار آدمی بھی دعوتوں میں جا کر بیٹھے گا تو اس کے اعصاب کو نقصان ہی پہنچے گا۔ بہرحال ایسی

دعوتوں اور ملاقاتوں کی کثرت

فائدہ کی بجائے نقصان دیتی ہے۔ اگر یہ طریق رہتا کہ مقامی جماعت کے لوگ ایسے دوستوں کو تیار کر کے اپنے ساتھ لاتے جو مختلف سوالات کرتے تو یہ زیادہ مفید رہتا۔

دوسرے میں نے ایک اور فرق بھی دیکھا ہے جس کی طرف میں نے امیر صاحب کو توجہ بھی دلائی تھی۔ مگر باوجود توجہ دلانے کے یا تو وہ بھول گئے یا پھر جماعت پر ان کا اتنا اثر نہیں جتنا ہونا چاہئیے۔ کوئٹہ میں مجھے بیماری کا ذرا بھی دورہ ہوتا تو جماعت کے لوگ باہر بیٹھے رہتے مگر مجھ سے ملنے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔ مجھے ان کی آوازیں بھی آتیں اور میں سمجھتا کہ وہ خدمت کے لئے آئے ہیں مگر وہ کبھی کوشش نہیں کرتے تھے کہ مجھ سے موقعہ ملیں اور اس طرح میرے لئے بوجھ ثابت ہوں۔ یہاں بعض دنوں میں مجھے شدید تکلیف تھی اور دل کے ضعف کے بھی دورے تھے۔ جماعت کے لوگ اصرار کر کے صبح نو بجے سے رات کے دس بجے تک متواتر مجھ سے ملتے رہے۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ میں بیمار ہوں اور میرا گلا بھی بند ہے میں ملاقات کس طرح کر سکتا ہوں تو وہ کہتے کہ ہم تو اتنی دور سے آئے ہیں ہمیں تو ضرور ملنے کا موقعہ دیا جائے۔ وہ مل کر جاتے تو دوسرا رقعہ آجاتا کہ حضور ہم اتنی دور سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے ہیں ہمیں ضرور ملنے کا شرف بخشا جائے۔ دوسری ملاقات سے فارغ ہوتا تو تیسرا رقعہ آجاتا کہ مجھے ملنے کا موقعہ دیا جائے۔ حالانکہ کوئی شخص خواہ کسی روحانی مقام پر بھی ہو

بیماری بہرحال بیماری ہے

بیمار پر زیادہ بوجھ ڈالا جائے گا تو لازماً اس کے اعصاب ٹوٹ جائیں گے اور وہ کام کے قابل نہیں رہے گا۔

باقی تبلیغ کے متعلق میں نے گذشتہ دنوں خدام الاحمدیہ کو کچھ مشورہ دیا تھا۔ جماعت کے دوستوں کو بھی میں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ بغیر تبلیغ کے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہم کوئی پولیٹیکل جماعت نہیں کہ موقعہ پا کر اکثریت پر غالب آجائیں اور اپنا اقتدار لوگوں پر قائم کر لیں۔ یہ طریق ہمارے غلبہ کا نہیں۔ ہمارا غلبہ صرف دلوں پر ہو سکتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سرکاری اداروں پر ہم قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کر لیں۔ یہ شیطانی طریق ہے خدا تعالے کی قائم کردہ جماعتوں کا طریق نہیں۔ اگر خدا تعالے چاہتا تو کیا وہ ڈنڈے کے زور سے لوگوں کو ٹھیک نہیں کر سکتا تھا۔ وہ ایک دن میں اپنے فرشتے بھیج کر ابو جہل کی گردن مروڑ سکتا تھا۔ مگر اللہ تعالے نے اپنے فرشتے ابو جہل کی گردن مروڑنے کے لئے نہیں بھیجے بلکہ اس کے بیٹے

عکرمہ کا دل

مروڑنے کے لئے بھیجے اور وہ مسلمان ہو گیا۔ پس اسلامی طریق یہی ہے کہ دلوں پر غلبہ حاصل کیا جائے۔ اور اس کے لئے تبلیغ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ آپ لوگوں کو چاہئیے کہ تبلیغ کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کر کے احمدیت کے حلقہ کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے بعض دوست واقع میں تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ان کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی جدوجہد کے نتیجہ میں ایک جماعت احمدیت کے قریب آرہی ہے۔ مگر ایک لمبے عرصہ تک ان کے قریب آنے کے دھوکا میں مبتلا رہنا بھی غلطی ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ کی تبلیغ کے بعد ان کو صاف طور پر کہہ دینا چاہئیے کہ اگر آپ لوگ احمدیت کو سمجھ چکے ہیں تو اب آپ کو اس میں داخل ہو جانا چاہئیے۔ ورنہ ہمارے نزدیک آپ خود بھی دھوکہ میں مبتلا ہیں اور ہمیں بھی دھوکا میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں ہمارے بعض دوست اتنے بھولے بھالے ہوتے ہیں کہ وہ سالہا سال اس غلط فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ لوگ ان کی تبلیغ سے احمدیت کے قریب آرہے ہیں۔ حالانکہ قریب آنے والے کو کبھی تو منزل پر پہنچنا چاہئیے اگر وہ نہیں پہنچتا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ جسے قریب سمجھا جاتا تھا وہ محض نظر کا دھوکہ تھا۔ پس قریب آنے والا تم اسی کو سمجھو جو واقعہ میں قریب آجائے اور احمدیت کو قبول کر لے۔ اگر وہ احمدیت کو تو قبول نہیں کرتا مگر کہتا یہ ہے کہ میں

احمدیت کے قریب

ہوں تو وہ خود بھی دھوکہ میں مبتلا ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی دھوکا میں مبتلا کرتا ہے۔

مجھے یاد ہے میں ایک دفعہ شملہ گیا تو ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ "حقیقۃ الوحی" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض شرائط کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ جن لوگوں میں یہ شرائط پائی جائیں گی ہم انہیں مسلمان سمجھیں گے۔ کیا آپ ان شرائط کو اب بھی درست سمجھتے ہیں؟ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ لکھا ہے ہم اسے بالکل درست سمجھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شرط یہ قرار دی ہے کہ ایسا شخص آپ کو اپنے تمام دعاوی میں سچا سمجھتا ہو۔ دوسری شرط آپ نے یہ لکھی ہے کہ وہ خدا تعالے کی تازہ وحی پر ایمان رکھتا ہو۔ تیسری شرط آپ نے یہ رکھی ہے کہ اس کے اندر منافقت کا ایک شائبہ تک نہ پایا جاتا ہو۔ اگر یہ تینوں شرطیں کسی شخص میں پائی جائیں تو ہم یقیناً سمجھیں گے کہ وہ مسلمان ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ بتاؤ کہ کیا کوئی غیر احمدی ہے جو ان

شرائط کا پابند

ہو۔ وہ کہنے لگا میرا ایک غیر احمدی دوست ہے اس میں یہ سب باتیں پائی جاتی ہیں۔ میں نے کہا اس سے جا کر پوچھو کہ کیا تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام دعاوی میں سچا سمجھتے ہو۔ اگر وہ کہے ہاں۔ تو پھر اس سے کہنا کہ کیا تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تازہ وحی پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر وہ کہے ایمان رکھتا ہوں تو پھر تیسرا سوال اس سے یہ کرنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو تازہ وحی ہوئی ہے اس میں ایک یہ وحی بھی شامل ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لاتا اور میری بیعت میں شامل نہیں ہوتا وہ کاٹا جائیگا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔ اگر تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تازہ وحی پر ایمان رکھتے ہو تو بیعت میں کیوں شامل نہیں ہوتے؟ اس کے بعد لازماً یا تو وہ احمدی ہو جائے گا اور یا پھر ماننا پڑے گا کہ اس میں منافقت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب انہوں نے اس رنگ میں اس غیر احمدی کے سامنے بات پیش کی تو وہ کہنے لگا تم نے مجھے

جنازہ غائب!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ۵ استمبر کراچی میں نماز جمعہ کے بعد مندرجہ ذیل احباب کا جنازہ غائب پڑھا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندئ درجات کیلئے دعا فرمائی جائے (۱) بابا حسن محمد صاحب قادیان حال چنیوٹ (۲) مولوی معین الدین صاحب مردان (۳) اہلیہ صاحبہ قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل پشاور (۴) امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ عنایت اللہ صاحب واقف زندگی لاہور (۵) والدہ صاحبہ مولوی شریف احمد صاحب امینی قادیان (۶) چوہدری نبی بخش صاحب اکھوالی حال ضلع شیخوپورہ (۷) مولوی محمد امیر صاحب ڈیرہ گڑھ (۸) نعیمہ بیگم صاحبہ شمیم بنت پیر خلیل احمد صاحب ربوہ

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کے لئے پہلے کبھی کہا ہی نہیں۔ تو میں آج ہی بیعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو

حقیقت یہ ہے

کہ ایک عرصہ کی تبلیغ کے بعد بھی جو شخص بیعت نہیں کرتا۔ اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ احمدیت کے قریب آچکا ہے۔ غلطی ہوتی ہے۔ ایک حد تک تبلیغ کرنے کے بعد اصرار کرنا چاہیئے۔ کہ اب آپ فیصلہ کریں۔ اور ہمیں بتائیں کہ آپ احمدیت میں شامل ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر احمدیت کی آپ کو سمجھ آچکی ہے تو بیعت کر کے جماعت کے بوجھوں کو اٹھائیے۔ ورنہ اس دھوکہ میں نہ خود رہیئے نہ دوسروں کو رکھیئے کہ آپ صداقت کو مان رہے ہیں۔ اگر اس طرح اصرار کر کے سمجھایا جائے۔ اور انہیں بتایا جائے کہ صداقت کو نہ ماننا جائے۔ تو دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ تو ہزاروں ہزار لوگ۔ اب بھی غیر احمدیوں میں ایسے ہیں جو مان لیں گے۔ لیکن ہزاروں ہزار ایسے بھی نکلیں گے جو کہیں گے کہ ہم تو محض باتیں کر رہے تھے۔ ایسے لوگوں کے متعلق ماننا پڑے گا کہ وہ صرف منافق ہیں۔ جو منہ کی باتوں سے دوسروں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ باقی بڑی چیز نیک نمونہ ہوتی ہے۔ تبلیغ بغیر نیک نمونہ کے نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم باتیں تو بڑی اچھی کرتے ہیں لیکن ہمارا عمل اسلام کے مطابق نہیں تو ہمارے منہ کی باتیں لوگوں پر کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتیں پس ہماری جماعت کے تمام افراد کو ہمیشہ اپنے

اعمال پر کڑی نگاہ

رکھنی چاہیئے۔ اور اپنے بڑے نمونہ سے دوسروں کے ٹھوکر کا موجب نہیں بننا چاہیئے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت کے اکثر ملازم پیشہ لوگوں کے متعلق جھوٹ یا سچ یہ شکایت پائی جاتی ہے کہ وہ جنبہ داری کرتے ہیں۔ اور اپنی پارٹی کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے دوسروں کے حقوق کا خیال نہیں رکھتے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ باتیں کس حد تک درست ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس قسم کی باتیں لوگوں میں اکثر ہوتی رہتی ہیں۔ پس ہماری جماعت کے جو افراد جس جس کام پر بھی مقرر ہیں۔ ان کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ ان کا نمونہ احمدیت کے بڑھنے یا نہ بڑھنے میں بہت کچھ دخل رکھتا ہے۔ اور ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض کو دیانتداری کے ساتھ ادا کریں۔ دنیا میں دو قسم کے مومن ہوتے ہیں۔ ایک اجڈ مومن ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں نے عقل سے کام نہیں لینا۔ صرف قانون سے کام لینا ہے چاہے کسی کو فائدہ پہنچے یا نقصان ایسے شخص کو خواہ ہم اجڈ کہیں۔ وحشی کہیں۔ کم عقل کہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس میں ایمان ضرور ہوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک عقلمند مومن ہوتا ہے جسے جہاں قانون اجازت دیتا ہے وہاں وہ دوسروں

کرتا۔ کہ لوگ اس پر اعتراض کریں گے۔ وہ جس شخص کو بھی مظلوم دیکھتا ہے۔ یا جس کو بھی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اور قانون اس کے راستہ میں حائل نہیں ہوتا۔ اسے فائدہ پہنچا دیتا ہے۔ اور قانون کے اندر رہتے ہوئے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے افسروں کے سامنے علی الاعلان تسلیم کر سکے کہ ہاں میں نے فلاں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ جو ایسا کہہ سکے۔ اس کے لئے دوسرے کو فائدہ پہنچانا جائز ہے۔ لیکن اگر وہ چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ کام میں نے نہیں کیا۔ فلاں افسر نے کیا ہے یا میرے فلاں ساتھی نے کیا ہے یا اس میں یہ غلط فہمی ہو گئی ہے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس نے جو کچھ کیا ہے ناجائز کیا ہے۔ بہرحال اگر کوئی شخص

علی الاعلان

کہہ سکے کہ میں نے فلاں شخص کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی ہے تو اس کے لئے دوسرے کی مدد کرنا جائز ہے کیونکہ قانون کے بھی بعض حصے ایسے ہوتے ہیں جن کے ماتحت دوسرے کی جائز مدد کی جا سکتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ یہی کہیں گے کہ اس نے اپنے فلاں دوست یا واقف کی مدد کی ہے۔ سو یہ اعتراض کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ انسان کہہ سکتا ہے کہ جو میرا واقف تھا۔ اسی کو میں فائدہ پہنچا سکتا تھا۔ جو واقف ہی نہیں اس کو فائدہ کیا پہنچایا جا سکتا ہے۔ بہرحال افسروں کو خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے پوری کوشش کرنی چاہیے کہ انہیں دیانتداری کے دو مقاموں میں سے ایک مقام ضرور حاصل ہو جائے۔ ایک مقام تو یہ ہے کہ انسان کہے میں اجتہاد سے کام نہیں لیتا مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں اجتہاد سے کام لوں اور بعد میں میری ضمیر مجھے ملامت کرے میں لفظی طور پر قانون کے پیچھے چلوں گا۔ خواہ کسی کو فائدہ ہو یا نقصان

دوسرا مقام

یہ ہے۔ کہ انسان قانون کے اندر رہتے ہوئے عقل اور اجتہاد سے کام لے کر دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرے۔ مگر اس میں بھی وہ انصاف سے کام لینے والا ہو یہ نہ ہو کہ بعض کو نقصان پہنچ جائے۔ یا بعض سے وہ اس لئے حسن سلوک کرنے یا ان کی مدد کرنے کے لئے تیار نہ ہو کہ میرا محدود دائرہ محدود دوستوں تک ہی قائم رہے گا۔ کسی اور کو میں اس میں شامل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ باقی اپنے کاموں میں دیانتداری اور محنت اور چستی سے کام لینا۔ خصوصاً نوجوانوں کے لئے ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے میرا تجربہ یہ ہے کہ جہاں بھی نوجوانوں کو کام پر لگایا جاتا ہے۔ وہاں ان کی سستیاں اور غفلتیں اتنی نمایاں ہوتی ہیں کہ کام رک جاتا ہے یا کم از کم وہ وقت پر نہیں ہوتا جو عام حالات میں ہو جاتا ہے۔

گورنمنٹ کے دفتروں میں تو انسان مجبور ہوتا ہے کہ محنت کرے۔ سلسلہ کے کاموں میں بھی انسان کو محنت اور قربانی، دیانت اور چستی اور وقت کی پابندی کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے محکموں میں ہمارے جہاں بھی احمدی دوست کام کر رہے ہیں وہ

نہایت مفید

ثابت ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وہ محنت اور عقل سے کام کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ بھی جانتی ہے کہ یہ لوگ ہم پر بوجھ نہیں۔ بلکہ ہمارے لئے کمائی پیدا کرنے والے ہیں اگر ایک شخص ایک ہزار روپیہ تنخواہ لیتا ہے۔ اور بیس ہزار گورنمنٹ کو کما کر دیتا ہے۔ تو وہ یقیناً ایک مفید وجود ہوتا ہے اور اس کی ہر جگہ قدر کی جاتی ہے یہی نمونہ ہماری جماعت کے نوجوانوں کو اپنے تمام کاموں میں دکھانا چاہیئے۔ اور چستی اور محنت اور دیانتداری کے ساتھ اپنا ہر کام سرانجام دینا چاہیئے

میرا ارادہ یہاں صرف دس بارہ دن ٹھہرنے کا تھا مگر پھر میں نے پانچ دن اور بڑھا دیئے۔ تاکہ دوسرا جمعہ بھی میں یہاں پڑھا سکوں اور آپ لوگوں کو اپنے فرائض کی طرف توجہ دلاؤں یہ زندگی صرف چند روزہ ہے۔ اس دنیا میں نہ میں نے ہمیشہ رہنا ہے نہ آپ نے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے ایک نیک بنیاد قائم کر دینگے تو

ہم اور ہماری نسلیں

ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائیں گی۔ لیکن اگر ہم اس نیک بنیاد کو قائم کرنے میں حصہ نہیں لیں گے تو آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ گو روحانی نقطہ نگاہ کے ماتحت ہم کچھ کریں یا نہ کریں۔ یہ سلسلہ بہرحال ترقی کرتا چلا جائے گا۔ کیونکہ یہ کسی انسان کا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ لیکن دنیوی نقطہ نگاہ کے ماتحت ہم اور ہماری اولادیں ان انعامات سے محروم ہو جائیں گی۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اس سلسلہ کی خدمت کرنے والوں کے لئے مقدر ہیں۔ اور جو لازماً ایک دن ملنے والے ہیں زمین ٹل جائے آسمان ٹل جائے۔ آخر احمدیت نے دنیا میں قائم ہونا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی ایک اٹل تقدیر ہے۔ اس کی طرف یہ منسوب کرنا کہ اس نے اپنا ایک مامور بھیجا مگر وہ ہار گیا ایک پاگل پن کی بات ہے۔ اگر خدا ہے اور اگر خدا اپنے نبیوں کو بھیجتا رہا ہے۔ اور اگر خدا تعالےٰ نے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا تھا۔ تو ہم اپنے وجود میں شبہ کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے کان۔ ناک۔ منہ اور زبان میں شبہ کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے بیوی بچوں کے وجود میں شبہ کر سکتے ہیں مگر ہم اس بات میں کوئی شبہ نہیں کر سکتے کہ

خدا تعالیٰ کا مامور اور مرسل

جس تعلیم کو لے کر آیا ہے۔ وہ یقیناً اپنے وقت پر کامیاب ہو گی۔ دشمن اس سے ٹکرائیگا۔ تو پاش پاش ہو جائے گا۔ جس طرح ایک دریا کی زبردست لہریں چٹانوں سے ٹکرا کر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان کی مخالفت ناکام ثابت ہو گی۔ اور یہ سلسلہ عروج حاصل کرتا چلا جائے گا۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے۔ کہ ہم یہ دیکھیں کہ خدا تعالےٰ کی تقدیر سے ہم نے کتنا فائدہ اٹھایا ہے۔ لوگ نہ ہونے والی چیزوں کے متعلق اپنا پورا زور صرف کر دیا کرتے ہیں۔ اور ہم تو وہ کام کر رہے ہیں۔ جو یقیناً ہونے والا ہے۔ اور جس کی پشت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اگر خدا تعالیٰ کی بات ٹل جائے۔ تو اس کی خدائی ہی باطل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کی باتوں میں فرق یہی ہوتا ہے۔ کہ بندہ بعض دفعہ پورے سامانوں کے ساتھ اٹھتا ہے۔ اور ناکام ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جس بات کا فیصلہ کر لے۔ اس کے پورا ہونے میں کوئی چیز روک نہیں بن سکتی۔ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہو گی۔ اگر آپ اس کام میں حصہ لے کر

آنے والی کامیابی

کو قریب کر دیں۔ اور خدا تعالیٰ کی بات کو پورا کرنے کے اس کا ہتھیار بن جائیں۔ کیونکہ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا ہتھیار بن جاتا ہے۔ وہ بابرکت ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔ کہ میں تجھے بہت برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑے آپ کے جسم سے چھو کر بابرکت ہو گئے۔ تو یہ سمجھ لو کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے ہتھیار بن جاؤ گے۔ تو تم میں کتنی برکت پیدا ہو جائے گی۔ یقیناً اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم کے ساتھ چھو جانے کی وجہ سے آپ کے کپڑوں کو برکت حاصل ہو گئی۔ تو وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا ہتھیار بن کر خود اس کے ہاتھ میں آجائیگا وہ ان کپڑوں سے بہت زیادہ بابرکت ہو گا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اگر برکت دی۔ تو خدا نے دی۔ اور آپ کے کپڑوں کو بھی اگر برکت دی تو خدا نے دی۔ پس یقیناً وہ ان برکتوں کا وارث ہو گا۔ جو دنیا کی بڑی سے بڑی حکومتوں اور طاقتوں میں بھی نہیں پائی جاتیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کی پانچ ہزاری کے وہ مجاہد جو ابتدائے تحریک سے قربانی کرتے آرہے ہیں۔ جب وہ راہ خدا میں اپنی زندگی میں اپنا مال پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ ان میں ایک حصہ ایسے احباب کا بھی ہے۔ ان کے عزیز و اقارب اپنے مرحومین کی طرف سے دیتے جاتے ہیں تا انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب ملتا رہے۔ کیونکہ تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ ان کے عزیز و اقارب اس معیار کو جو انہوں نے اپنی زندگی میں قائم کیا ہوا تھا۔ اسے نہ صرف قائم رکھتے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ چوہدری مردا خاں صاحب مرحوم چک ۹۲ شمالی جو کہ گذشتہ سال اپنے مولا حقیقی سے جا ملے تھے۔ ان کی طرف سے ان کے فرزند چوہدری مبارک احمد صاحب چک ۹۲ شمالی نے -/۱۶۸ سولہویں سال میں داخل کرایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

آخر ۱۹۳۴ء میں جب احرار اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہوئے۔ تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت تحریک جدید میں ان مطالبات کئے۔ اور ان میں ایک مطالبہ مالی قربانیوں کا تھا۔ اس کے دو حصے تھے۔ ایک یہ کہ ہر احمدی جس کے دل میں اسلام اور احمدیت کا درد ہے۔ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۵ یا ۱/۴ حصہ دے۔ اور اس میں سے جس قدر وہ اب اپنے چندے دے رہا ہے۔ وہ کاٹ کر باقی رقم امانت تحریک جدید میں داخل کرے۔ تین سال کے بعد اسے جس قدر اس کا روپیہ ہو گا۔ نقدی کی صورت میں یا جائداد کی صورت میں واپس مل جائیگا چنانچہ تین سال کے بعد اکثر احباب نے اپنی امانت تحریک جدید جس قدر تھی۔ واپس لے لی۔ اور امانت تحریک جدید میں اب بھی احباب جمع کرواتے اور اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ امانت تحریک جدید میں اپنا روپیہ جمع کروائیں۔ بلکہ حضور نے یہ بھی فیصلہ فرمایا تھا کہ جن کا روپیہ بنکوں وغیرہ میں ہے۔ وہ بھی "امانت تحریک جدید" میں اپنا روپیہ جمع کروا دیں۔ اگر زیادہ روپیہ ہو۔ تو اگر وہ ایک معین مدت مثلاً ایک دو سال کے لئے جمع کروا دیں گے۔ تو زکوٰۃ بھی نہ ہوگی۔ لیکن اگر معینہ مدت کے عرصہ میں اشد ضرورت پڑ جائے تو پانچ سو روپیہ سے زائد رقم اگر ہو تو انہیں حضور کی منظوری کے بعد فوراً مل جائیگی۔ اور جب ان کو ضرورت ہو اور وہ روپیہ منگوانا چاہیں۔ تو واپسی کے اخراجات بھی تحریک جدید ادا کرے گی۔

دوسرا حصہ چندہ تحریک جدید کا۔ چنانچہ مرحوم چوہدری مردا خان صاحب نے صرف امانت میں ہی روپیہ رکھا بلکہ وہ اپنی سالانہ آمد کا ۱/۴ حصہ باقاعدہ نکالتے اور خود قادیان دارالامان میں تشریف لا کر روپیہ داخل کرتے باوجودیکہ آپ زمیندار تھے۔ تعلیم بھی زیادہ نہ تھی۔ لیکن حضور ایدہ اللہ کی ہر ایک تحریک پر نہایت بشاشت قلبی سے لبیک کہتے۔ اور پھر استقلال سے اس پر عمل فرماتے جاتے۔ جیسا کہ تحریک جدید کے عمل سے بھی ظاہر ہے۔

وہ احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے اس تحریک میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ ان کو اپنا وعدہ وقت کے اندر پورا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اب تو آخری وقت بھی آگیا ہے۔ اگر آپ کا وعدہ ستمبر اکتوبر کا ہے۔ تو اس ماہ میں ادا کر کے سابقون کا بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب لیں۔ کیونکہ جو شخص اپنے مقررہ وقت سے پہلے ادا کرتا ہے۔ اس میں مسابقت کی روح ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے اس کا ثواب پائیگا۔ پس آپ فوری توجہ کر کے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

جھور چک ۱۵ میں تبلیغ احمدیت

مورخہ ۲۴ بروز اتوار اجتماعی طور پر جملہ احباب جماعت ۱۵ نے "یوم تبلیغ" منایا۔ تمام احباب کو وفود میں تقسیم کر کے اور ہر ایک وفد کا امیر تجویز کر کے ہر وفد کے لئے تبلیغ کا علاقہ مقرر کیا گیا۔ بعد نماز صبح وفود کے امراء کو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور دعا کے بعد سب احباب تبلیغ کے لئے نکل گئے۔ نواحی دیہات کے علاوہ ایک وفد چک جھمرا میں بھی گیا وہاں بعض زیر تبلیغ احباب کو تبلیغ کی گئی۔ اس طرح ۱۴ دیہات میں تبلیغ ہوئی۔ ۱۰۵ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ شہر سانگلہ ہل میں بھی ایک وفد نے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ احباب جماعت نے سارا دن تبلیغ میں صرف کیا۔ ہر جگہ اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔ بعض لوگوں نے ہماری باتوں کو غور سے سنا۔ مقامی مونیح میں بھی ایک وفد نے تبلیغ کی۔ احباب جماعت نے انفرادی طور پر بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔ عیسائی صاحبان کو بھی تبلیغ کی گئی۔ اور کتاب "مسیح ہندوستان میں" پڑھنے کو دی گئی۔ ایک اہل حدیث مولوی صاحب کو اخبار اہل حدیث دکھا کر بتایا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ قبول نہیں کیا۔ اور

درخواست ہائے دعا

عزیزم بشیر لطف الرحمٰن صاحب جو تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم تھے۔ خدا کے فضل سے رائل پاکستان نیوی کی طرف سے انگلستان میں چار سال کا ٹریننگ کورس حاصل کرنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن ۱۷ ستمبر کو پہنچ گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ خاص طور پر صحابہ کرام و درویشان قادیان سے ملتمس ہوں کہ عزیزم موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ عزیزم بشیر ان چار امیدواروں میں سے ایک تھا۔ جن کو حکومت نے اعلیٰ ٹریننگ کے لئے بھیجا ہے۔

(مشتاق احمد شاق۔ کرشن نگر لاہور)

(۲) میرے والد صاحب چوہدری بشیر احمد صاحب آف عونت گڑھ ریاست پٹیالہ حال احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد السلام احمد نگر ضلع جھنگ)

(۳) عاجز نہایت ہی اہم مشکلات میں ہے۔ اور مالی حالت بہت کمزور ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا عبد المنان راحت گوالمنڈی راولپنڈی)

(۴) میری اہلیہ محترمہ عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ پیچش و اندرونی عوارض کے سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(حافظ مبین الحق شمس ڈرد نسیمن مارٹن روڈ کراچی)

(۵) مجھے عرصہ سے عرق النساء اور نقرس وغیرہ کا درد ہے۔ جس سے کبھی کبھی درد کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ رحم و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

نیز میرا بھائی محمد اشرف ڈیڑھ ماہ بعارضہ ٹائیفائڈ بخار بیمار رہا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ کمزوری باقی ہے۔ احباب کرام کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میری والدہ صاحبہ عرصہ سے کمزور اور سر درد کی وجہ سے ان کی طبیعت ناساز رہتی ہے۔ کامل صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(حکیم محمد افضل احمدی اوچ شریف)

(۶) شیخ نذیر احمد صاحب ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آف لالہ موسیٰ ایک عرصہ سے بعارضہ بخار صاحب فراش ہیں۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار بشیر احمد کارکن دفتر دارالقضاء ربوہ)

(۷) بوجہ طغیانی دریائے راوی سید والہ پنڈی چری حلقہ میں ہیں۔ راستے کٹ جانے کی وجہ سے کوئی اطلاع بھی نہیں آرہی۔ تمام احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ (آمین) نیز معلوم ہوا ہے کہ جماعت کے احباب بخیریت اوکاڑہ پہنچ گئے ہیں تاحال ان کے مکان بھی محفوظ ہیں۔

(رشید احمد صابر ولد میاں روشن دین صاحب صراف چوک کلاں اوکاڑہ)

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر ستمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں اور وی پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ (مینیجر)

احباب! خاص سونے چاندی کے نفیس زیورات عمدہ و پائیدار تیار کرانے کیلئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور کی خدمات حاصل کریں۔ ہم نے ان کو نہایت مخلص دیانتدار اور وعدہ کے پابند اور امین پایا

(خانصاحب) شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو آفیسر میونسپل
(میاں) غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے لاہور

تمام جہان کیلئے نظام نو
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ
انگریزی میں کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سرمہ مبارک۔ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ فی شیشی ۲/۸ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں عید الاضحیٰ کی نماز

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور

اس سال قادیان میں عید الاضحیٰ کی نماز ۲۳ ستمبر کو بروز ہفتہ ادا کی گئی۔ جس میں یو۔پی وغیرہ سے آئے ہوئے احمدیوں کو شامل کر کے قریباً چار سو احمدیوں نے شرکت کی۔ افسوس ہے کہ اس سال سیلاب کی پریشانی اور رستوں کی خرابی کی وجہ سے پاکستانی دوست قادیان میں زیادہ قربانی نہیں کرا سکے۔ تاہم اس سال بھی پاکستان کے دوستوں کی طرف سے قادیان میں قریباً سات قربانیاں ہوئیں اور مقامی احباب کی قربانیاں ان کے علاوہ ہیں۔

عید کے متعلق جو مختصر رپورٹ مولوی عبد القادر صاحب دہلوی جنرل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے موصول ہوئی ہے وہ دوستوں کی اطلاع کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی حضرت میاں صاحب زاد مجدہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے۔ آنمکرم بخیر و عافیت ہوں گے۔ جملہ درویشاں آنمکرم کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے ہیں کل بروز ہفتہ قادیان شریف میں عید کی تقریب منائی گئی۔ جملہ درویشان کی طرف سے آنمکرم کی خدمت میں عید مبارک عرض ہے۔

عید کی نماز آٹھ بجکر دس منٹ پر مسجد اقصےٰ میں ادا کی گئی۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک عید الاضحیٰ کا ۱۹۴۱ء کا خطبہ پڑھ کر سنایا۔ عید کی نماز اور خطبہ و دعا کے بعد جملہ احباب ایک دوسرے کو عید مبارک کہتے اور باہم بغلگیر ہوتے تھے۔ مکرم حضرت امیر صاحب و صاحبزادہ حضرت میاں وسیم احمد صاحب سے سب احباب نے مصافحہ کیا اور بغلگیر ہوئے۔ عید کی خوشی میں کھیلوں کا پروگرام بھی تھا جو بعد نماز عصر عمل میں آیا اور عشاء کی نماز کے بعد مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ایک مشاعرہ بھی ہوا جس میں تمام نظمیں سنجیدہ الفاظ اور مذہبی رنگ کی حامل پڑھی گئیں۔ حضرت مسیح موعودؑ و حضور امیر المومنین و حضرت نواب مبارکہ بیگم زاد مجدہا کی بعض نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ اس موقعہ پر خاکسار نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے مندرجہ ذیل نظم سنائی۔ تا وہ درویش جو اپنے ذاتی یا خاندانی حالات کی وجہ سے عارضی یا مستقل پرمٹ کے حصول کے لئے کہہ رہے ہیں انہیں تسلی دے کر یہاں مزید ٹھہرنے کی تحریک کی جائے آنمکرم کے ملاحظہ کے لئے یہ اشعار ذیل میں رقم ہیں۔

درویشان قادیان سے خطاب

کیا چلے جانا ہے تم کو قادیاں کو چھوڑ کر
چھوڑ کر دار الاماں یہ جنت نشاں کو چھوڑ کر

جسکی ہر موجِ ہوا ہے جسم و جاں کی تازگی
ایسے پُر منظر چمن کے آشیاں کو چھوڑ کر

ہو نزولِ رحمتِ باری جہاں ہر خشت پر
کیسا جینا اُس زمیں اُس آسماں کو چھوڑ کر

تم کو کیا معلوم۔ کیا ہے داغِ ہجرت کی جلن
تلخیاں ہی تلخیاں ہیں اس مکاں کو چھوڑ کر

پوچھ ان عشاق سے جو بے سر و ساماں گئے
کیا کہیں آرام جاں ہے قادیان کو چھوڑ کر

کیا ہی خوش قسمت ہو تم درویش کہتے ہیں تمہیں
نام یہ پایا ہے پر تم نے جہاں کو چھوڑ کر

ہیں تمہیں دشواریاں۔ پر یہ نہیں جانیکا وقت
تخت گاہ مہدیٔ آخر زماں کو چھوڑ کر

بیٹھ کر صبر و سکوں سے کاٹ لو کچھ اور وقت
کیا خبر۔ قسمت میں کیا ہو گلستاں کو چھوڑ کر

آخرش فتحِ نمایاں ہے انہی کے نام پر
جو یہاں بیٹھے رہینگے سب جہاں کو چھوڑ کر

خاکسار (مولوی) عبد القادر دانش دہلوی جنرل پریذیڈنٹ مقیم قادیان

مسئلہ کشمیر پر ہندوستان اور پاکستان اپنے آپ کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ وزیر اعظم پاکستان کا اعلان

کراچی ۲۸ ستمبر۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے سیون آب زروؔ کے کراچی کے نامہ نگار کو ایک انٹرویو میں ڈکسن رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ سیکورٹی کونسل کو فوراً کوئی کارروائی کرنی چاہیئے۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر کو اپنے طور پر طے کرنے کا بہت کم امکان ہے۔ سوال کیا گیا کہ ناسک کے اجلاس میں صدر کانگرس نے اس امر کا اظہار کیا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلق کے درمیان خوشگوار تعلقات کا انحصار اس بات پر ہے کہ پاکستان کس طرح سلوک کرتا ہے۔ اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ بھارت بھی اس قسم کا اچھا سلوک کرے۔ پاکستان معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن کارروائی کر رہا ہے۔ بھارت کو چاہیئے کہ وہ بھی اس قسم کی کارروائی کرے۔

مہاجرین کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ درحقیقت ایک ایسا مسئلہ تھا۔ اس کا اندازہ اس امر سے نہیں ہو سکتا کہ کس قدر مہاجر کس ملک میں آئے پاکستان نے غیر مسلموں کو تمام حقوق دے رکھے ہیں پاکستان اس فیصلہ پر عمل پیرا رہے گا۔

کوریا کے متعلق برطانیہ نے قرارداد پیش کر دی

فلشنگ میڈوز۔ ۲۷ ستمبر۔ برطانوی حکومت نے آج پہل کر دی اور کوریا کے متعلق قرارداد پیش کر دی یہ قرارداد جنگ کے بعد کوریا کے مسئلہ کے متعلق ہے برطانوی حکومت نے جو قرارداد پیش کی ہے۔ اس کی بنیاد یہ ہے (۱) متحدہ اور آزاد کوریا بنایا جائے اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ انتخابات کرائے جائیں (۳) اقوام متحدہ کا مستحکم کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو جنگ سے امن تک کے وقفہ کی نگرانی کرے (۴) کوریا کی معاشی استحکام اور تعمیر نو کا کام اقوام

آج کا امریکہ

سینٹ لوئیس ۲۸ ستمبر امریکہ میں چار آدمیوں میں سے ایک پاس گھر یا دفتر میں ٹیلیفون ضرور ہوتا ہے۔ ویسے دنیا میں ہر ۳۵ آدمیوں میں سے ایک کے پاس ہوتا ہے ۱۹۴۹ء کے اعداد و شمار کی بنا پر امریکہ میں ۳۸۲۰۵۰۰۰ ٹیلیفون ہیں۔ یہ تعداد کل دنیا کے ٹیلیفونوں کی تعداد کا ۵۸ فیصدی ہے۔

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ امریکہ میں بجلی کی پیداوار گذشتہ دس سال کے عرصہ میں پہلے سے دوگنی ہو گئی ہے اس سال کے آخر تک یہاں ساڑھے سات کروڑ کلوواٹ بجلی تیار کی جاسکے گی۔ صنعتی ماہرین کا خیال ہے کہ مقدار ملکی جملہ ضروریات سے بھی زیادہ ہے۔ اس کل مقدار میں ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ کلوواٹ بجلی ایسے کارخانوں میں تیار کی جاتی ہے جو شخصی املاک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (ی-ص-ا-ص)

پٹسبرگ ۲۸ ستمبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ امریکہ میں آجکل ایک سال میں ۸۵،۷۱۲،۱۵،۹ ٹن فولاد تیار ہوتا ہے۔ گویا کہ ایک آدمی ۱۳۳۰ پونڈ فولاد تیار کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں روس میں ایک آدمی ۲۵۵ پونڈ۔ انگلستان ۹۹۰ پونڈ۔ فرانس میں ۶۸۰ پونڈ۔ امید کی جاتی ہے کہ ۱۹۵۲ء تک امریکہ تک امریکہ کے کارخانے اپنی پیداوار بڑھا کر ۰۰۰،۷،۶۷،۹ ٹن تک پہنچا دیں گے۔ (ی-ص-ا-ص)

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ امریکہ میں آجکل ایک کروڑ ۸۰ لاکھ مستورات مختلف پیشوں اور حرفوں میں کام کرتی ہیں ۱۹۴۰ء میں ایسی عورتوں کی تعداد ایک کروڑ چالیس لاکھ تھی عمر کے لحاظ سے ان میں آدھی سے زیادہ ۴۳ سال سے زیادہ کی ہیں۔ دس سال ہوئے امریکہ کی محنت کش خواتین میں ۴۰ فیصدی ۳۵ سال سے کم عمر کی تھیں۔ ی-ص-ا-ص

نیویارک ۲۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کنیڈا اور امریکہ میں جیل ایسے کارخانے ہیں جہاں ریل کی پرانی پٹڑی سے جنگلوں کے کھمبے بنائے جاتے ہیں۔ کپڑے ھکانے کے ڈنڈے ہاتھ سے چلنے والی گاڑیوں کی ہتھیاں اور کھیل کود کا سامان تیار کیا جاتا ہے۔ یہ کارخانے ہر سال سات لاکھ ٹن سامان تیار کرتے ہیں۔

(ی-ص-ا-ص)

جماعت احمدیہ اوکاڑہ کی طرف سے سیلاب زدگان کے لئے امدادی کیمپ

مورخہ ۲۳ ستمبر بروز ہفتہ رات کے وقت اوکاڑہ سے شمال کی طرف تقریباً ۱۲ بارہ میل کے فاصلہ پر دریائے راوی کے سیلاب کی وجہ سے گوگیرہ وغیرہ کا علاقہ زیر آب ہو گیا۔ مورخہ ۲۴ ستمبر جماعت احمدیہ اوکاڑہ کی طرف سے مذکورہ مقام کے قریب ریلیف کیمپ کھول دیا گیا۔ جو کہ دو روز تک دن رات اپنا کام کرتا رہا۔ جس میں شروع سے آخر تک برابر لنگر جاری رہا۔ اور جماعت کی طرف سے پہلے دن دو اور دوسرے دن ایک ڈاکٹر صاحب ضروری دوائیوں کے ساتھ کیمپ میں موجود رہے جنہوں نے مختلف بیماروں کا علاج کیا اور نوجوانوں نے سیلاب زدہ علاقہ سے لوگوں کو کشتی کے ذریعے نکال کر لانے کا کام کیا۔ اور مصیبت زدگان کا سامان محفوظ مقام تک پہنچایا۔

عبد الحکیم قائمقام سیکرٹری امور عامہ اوکاڑہ